یہ سب ہمارا سرمایہ ہے۔ مگر یکم مئی کو شکاگو کے مزدوروں کی یادگار کے طور پر منانا، امریکہ کی ستم رانی اور مزدور دشمنی کی کہانی ہے اور پھر کیمونسٹوں کی نشانی ہے جس سے اسلام اور اہل اسلام کا ہرگز کوئی رشتہ نہیں ہے۔ ہم اپنے مسلمان مزدوروں اور اہل حرفہ سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس یکم مئی کو منانا چھوڑ دیں۔ اسلام کا اپنا مزدور دوست سرمایہ بڑا زرخیز ہے۔ اس دن مزدوروں کی تنظیموں میں چھپے ہوئے کیمونسٹ ''ایشیا سرخ ہے'' کے نعرے بلند کرتے ہیں جو سراسر دعوائے بے بنیاد ہے۔ ہمیں اس سے سخت اختلاف ہے۔

ہمارا مکہ مدینہ، ہمارا پاکستان، ہمارا افغانستان اور درجنوں اسلامی ممالک براعظم ایشیا میں واقع ہیں۔ ہمارا سبز ہلالی پرچم، ہماری سبز فضاؤں پر گواہ ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ دن، اس کی تقریبات اور اس کی چھٹی منسوخ کرے اور آہنی ذرائع سے مزدوروں کے حقوق ادا کرے اور ان کی اجتماعی بھلائی کو یقینی بنائے۔ انہیں، سرمایہ دار کے استحصال سے محفوظ کرے اور واقعی ایسی فضا قائم کرے جس میں مزدور، معاشرے کا معزز رکن بن کر جئے۔ ہمارے مزدور بھائیوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے، کیمونزم نے مزدور کا استحصال ہی کیا ہے اور سوائے اسلام کے سایۂ رحمت کے، اسے کہیں امان اور پناہ نہیں مل سکتی ہے۔ حقوق کے باب میں اسلام اول و آخر ہے۔ سرمایہ دارانہ سسٹم، کیمونزم سے بڑھ کر مزدور دشمن ہے۔

مرگ امریکہ

اسامہ بن لادن کی ہلاکت کے سلسلے میں امریکہ نے جو ڈرامہ رچایا ہے، اس کا پردہ اٹھتے ہی جو بنگلہ نظر آیا ہے، وہی اس سارے ڈرامے کے تار و پود بکھیر دینے کو کافی ہے۔ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ اگر اس بنگلے کی جگہ، ابتدا اس کذب و افترا کی، پیوچار (سوات) کے غاروں سے ہوتی تو جھوٹ کی ابتدا میں معقولیت کا کوئی عنصر ضرور شامل ہو جاتا۔ وہ شخص جس کے پیچھے دنیا جہاں کی خفیہ ایجنسیوں کے کارندے سراغ رساں کتوں کی طرح لگے تھے، کاکول کے سبزہ زاروں میں ایک جدید بنگلے میں رہتا رہا ہے، ناقابل قبول اور نامعقول بات ہے۔ ثانیاً: ابلیس اعظم نے اگر اسے واقعی مارا تھا تو کم از کم اس سے اپنے کم تر دشمن صدام کی طرح سارے جہان کے چینلز کو اس کی میت کی تصاویر جاری کرتا۔ ثالثاً: اس کی لاش کو غرقاب کرنے سے پہلے واجب تھا کہ امریکیوں کے اس بدترین دشمن کی لاش وائٹ ہاؤس کے باہر دیدارِ عام کیلئے رکھتا تاکہ ان بزدلوں کو عین الیقین حاصل ہوتا۔

ہماری حکومت کا موقف اگر واقعی درست ہے تو یقیناً وہ منحوس دن بالکل قریب جاننا چاہیئے جب امریکہ اسی قسم کا سرجیکل آپریشن کر کے ہمارے ایٹمی اثاثہ جات لے جائے گا اور حکومتی ترجمان یہ کہہ کر بری ہو جائیں گے کہ ہمارے ریڈار، اس کے ہیلی کاپٹروں کی پر پیچ پہاڑی وادیوں میں نیچی پروازوں کو نہ دیکھ سکے۔ یہ عذر، قوم نے اس وقت بھی تسلیم کر لیا تھا جب مشرقی پاکستان میں ہمیں شکست ہوئی تھی، اور اس عذر کو تسلیم کرانے کیلئے ابھی سے راستہ ہموار کیا جارہا ہے۔ ایسی بے خبر قوم، ایسی بے خبر حکومت اور خواب غفلت میں ڈوبے رہے ڈار ہوں گے تو امریکہ کے مزے ہی مزے ہیں، اور یہ جو گرما گرم گیدڑ بھبھکیاں قوم کی قسمت کو سلانے کیلئے دی جارہی ہیں ان کی حیثیت ''اب کے مار'' سے بڑھ کر نہیں۔

اللہ تعالیٰ پاک فوج اور اس کے سربراہ کو اپنی جناب سے کوئی خاص روشنی عطا کرے کیونکہ اب روشنی کی واحد کرن جی۔ایچ۔کیو میں چمکتی ہے۔ اقتدار کے ایوانوں میں سیاسی عقد ہو رہے ہیں اور سیاسی ہنی مون منائے جارہے ہیں اور سیاسی بونے اس نکاح حرام کے چھوہارے کھا کر نئی سیاسی دلہنوں کے استقبال کے لئے سجارہے ہیں۔ ایسے میں ہمارے پاس کوئی متبادل نہیں کہ ہم یہ کہیں: ''جنرل کیانی ہوشیار باش!''

ہمارے اس قول سے کوئی غلط مفہوم نہیں نکلتا۔ ہم اپنی بہادر افواج سے التجا کرتے ہیں کہ اپنے فرائض منصبی سے ہمیشہ کی طرح باخبر رہیں کیونکہ حکومت اور عوام اپنے فرائض کو بھول گئے ہیں۔

کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ عوام کندھے سے کندھا ملا کر سیسہ پلائی دیوار بن جائیں؟ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ علمائے اسلام اپنا وہ تاریخی اتحاد قائم کریں اور ملک کو بچائیں۔

تورا بورا کی عرش و فرش کو ہلا دینے والی بمباری اور کوہ پامیر کو لرزا دینے والی تباہ کاری کے بعد اسامہ بن لادن کا ابھی تک زندہ ہونا محض خواب و خیال ہے۔ یہ ڈرامہ صرف اس لئے رچایا گیا ہے کہ پاکستان کو نااہل ثابت کیا جائے اور کہا جائے کہ بن لادن ان کی ناک کے نیچے بنگلوں میں رہتا رہا اور انہیں معلوم نہ ہوا۔ اس لئے اس نالائق پاکستان کی یہ صلاحیت مشکوک ٹھہرتی ہے کہ وہ اپنے دفاعی اور ایٹمی اثاثہ جات کی حفاظت کر سکتا ہے۔ اس لئے ہم حکومت سے استدعا کرتے ہیں کہ یہ ریفرنس بازی کا شغل بے کاری ترک کرے اور ملکی سلامتی کی طرف توجہ کرے۔ وما علینا الا البلاغ